السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نحمدہ ونصلی، کیا فرماتے ہیں، علمائے دین ومفتیان شرع متین اس صورت میں، کہ زید موافق طریقہ سلف خیر نسبت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے اعتقاد ولایت وقوع کرامت کا رکھتا ہے، مگر یہ کہ امت منقولہ شیخ نے جب اس کے مرید کی روح فرشتہ قبض کرکے روانہ ہوا، شیخ نے فرشتہ سے راہ میں مل کر کہا، کہ میرے مرید کی روح دے دے، فرشتہ نے کہا، کہ یہ امر میں نے بحکم ربی کیا ہے، اگر تم کو دے دینے کا حکم ہوتا، تو میں بلاشبہ دے دیتا، جب فرشتے نے انکار کیا، تو شیخ نے ارواح کی زنبیل فرشتہ سے چھین لی، جب فرشتہ اللہ پاک کے پاس ملول آیا، تو خدا نے فرمایا: کہ اے ملک الموت آج تیری محنت ضائع ہوئی، تو نے ایک روح اس کے مرید کی دے دی ہوتی، وہ ''تو اگر میری خدائی بھی بخش دے، تو مجھ کو کیا انکار ہو سکتا۔

دوسری یہ کرامت منقولہ، کہ جب منکر نکیر قبر میں شیخ کے مرید کے پاس آئے تو پوچھا ((مَن رَّبُّکَ)) ''تیرا رب کون ہے؟'' اس کے جواب میں مرید نے کہا، کہ میں خدا کو نہیں جانتا، شیخ عبدالقادر کو جانتا ہوں، اس وقت فرشتوں نے عذاب شروع کیا، تب مرید نے شیخ سے فریاد کی، شیخ نے عذاب سے منع کیا، فرشتے نہ مانے، تو شیخ نے گرز عذاب چھین لیا، اور یہ کہا کہ جنت کو دوزخ کر دوں، اور دوزخ کو جنت غرض فرشتوں پر غلبہ کرکے اپنے مرید کو عذاب سے بچا لیا،

تیسری یہ نقل کرامت، کہ ایک عوت شیخ کے پاس آئی، کہ میرے واسطے اولاد کے لیے دعا کرو، شیخ نے کہا، کہ اے بدبخت، تیری قسمت میں خدا نے اولاد نہیں چاہی، مگر ہم دعا کرتے ہیں، چنانچہ شیخ نے دعا کی، کہ خدایا اس کو بیٹا دے، حکم رب العالمین ہوا کہ اس کی قسمت میں اولاد نہیں ((جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ کَاءِنٌ)) ''قلم لکھ کر فارغ ہوگیا۔'' پھر دعا کی کہ خدا اسے دو بیٹے دے، حکم ہوا کہ اس کے اولاد ممکن نہیں، غرض ساتویں بار جب سات بیٹوں پر دعا کی نوبت پہنچی تو خدا نے کہا، کہ اے شیخ بس کر ہم اس کو سات بیٹے دیں گے۔

الغرض زید ان تینوں کرامتوں کا انکار کرتا ہے چونکہ ثبوت ان کا قرآن وحدیث واجماع سے نہیں، اور جو لوگ ان تین کرامت مذکورہ پر اعتقاد کریں، یہ اعتقاد ان کا کسی قاعدہ شرعی کے مخالف ہوگا یا نہیں فقط، اور ایک مسئلہ یہ بھی اس استفتاء میں شامل فرمادیجئے، کہ قیامت کے دن حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ساڑھے تین کولیاں بھر کر سب مخلوق میں سے جنت میں ڈالیں گے، اور ان کے ہاتھ مشرق سے مغرب تک دراز ہوں گے، آیا یہ قول صحیح ہے یا غلط، افترار عوام کالانعام ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ) صورت مسؤلہ میں زید سنی العقیدہ موحد ہے، کہ امور شرکیہ کا منکر ہے، اور یہ انکار واجب ہے، کیونکہ یہ کرامات مندرجہ سوال بت پرستوں کے سے عقیدہ والوں کی ہیں۔)

((وقد جاء فی الحدیث من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ ومن لم یستطع فبلسانہ ومن لم یستطع فبقلبہ ولیس وراء ذلک حبة خردل من الایمان))

حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی تم میں سے کوئی برائی دیکھے، اسے اپنی طاقت سے ختم کردے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے اس کی تردید کرے اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو، تو اسے اپنے دل سے برا سمجھے، اور اگر ایسا بھی نہ کرے تو اس کے دل میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ ۱۲''

پس زید اس انکار سے گنہ گار کیسا، بلکہ مستحق اجر عظیم اور ثواب نعیم کا ہوگا، اور جو لوگ ان کرامات شرکیہ مذکورہ کو حق جانتے ہیں، اور اس عقیدہ شرکیہ کفریہ پر ہیں، سراسر مخالف قرآن اور حدیث کے ہیں، اور مثل بت پرستوں کے عبدالقادر پرست ہیں، بندہ کو خدا اعتقاد کرتے ہیں، العیاذ باللہ بلکہ اس واحد وقہار وجبار کو بندہ کے آگے مجبور جانتے ہیں ایسے عقیدہ والے قطعی کافر اور مشرک ہیں، اگر کوئی ابتدائے تمیز سے اس عقیدہ پر ہے تو پرانا کافر ہے، جب تک اس کفریہ عقیدہ سے توبہ نہ کرے، اور تجدید اسلام کلمہ شہادة سے نہ کرے، مسلمان نہیں۔

قال اللہ تعالیٰ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰیہُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے، اللہ نے اس کے لیے جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے، اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔ ۱۲''

اگر کسی مسلمان کے گناہوں سے ساری زمین لبریز ہو اور شرک نہ ہو، تو حق جل جلالہ اپنی رحمت سے اس کے گناہ کے بخشنے کا وعدہ فرماتا ہے، مگر مشرک کا فر ہر گز نہ بخشا جائے گا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا

اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو شرک معاف نہیں کرے گا، اور اس کے علاوہ دوسرے گناہ، جس کو چاہے بخش دے، اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرے، وہ بہت گہری گمراہی میں مبتلا ہے۔ ۱۲''

اور جولوگ اول عقیدہ توحید کا رکھتے تھے اور بعد میں اس شرکیہ عقیدہ پر ہوگئے ہیں، توان کے پہلے نیک عمل سب برباد گئے، اگر اسی کفر پر مرجائیں تو بموجب فرمان واجب الاذعان الٰہی کے وہ دوزخی ہیں، جیسا کہ اللہ فرماتا ہے:

وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

جو آدمی بھی تم میں سے اپنا دین چھوڑ کر کفر کی حالت میں مرجائے توان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوجائیں گے، اور یہی لوگ جہنم والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ''۱۲''

اور جو سوال آخر میں درج ہے کہ قیامت میں عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ تین کولیاں بھر کر جنت میں ڈالیں گے، یہ صحیح ہے یا غلط، معاذاللہ! کس قدر باطل اور دروغ اور کذب پر اہل بدعت کا عقیدہ ہے، یہ سراسر غلط اور افتراء ہے۔
نعوذ باللہ من شر الکاذبین المبتدعین الباطلین الطاغین الفاسقین۔ واللہ اعلم بالصواب۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

حررہ فقیر محمد حسین) (فقیر محمد حسین دہلوی) (یقال لہٗ ابراہیم) (سید محمد عبدالسلام غفرلہ) (سید محمد ابوالحسن) (امیدوار شفاعۃ ز محمد عبدالقادر) (الجواب صحیح: محمد عبیداللہ) (الجواب صحیح: سید معتصم باللہ حنفی) (الجواب صحیح:
محمد عبدالحق) (محمد عبدالحکیم عفی عنہ

(کرامات مذکورہ بے اصل ہیں، ان کے اعتقاد سے احتراز چاہیے۔ (محمد حسن عفی عنہ

کرامت مذکورہ کا معتقد مخالف قرآن و حدیث کا ہے، ایسے اعتقاد سے پرہیز لازم ہے۔

(جواب مجیبت کا اور مواہیر و دستخط صحیح ہیں (محمد مسعود نقشبندی

(حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ) (جواب صحیح ہے: تلطف حسین) (فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۱۷) (سید محمد نذیر حسین)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد09ص184

محدث فتویٰ